بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ و السلام علیك یا رسول اللہ ﷺ

مزاراتِ اولیاء کے قرب میں دفن کے فوائد

تصنیف لطیف

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم ہمیں مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تا کہ اُس غلطی کو صحیح کرلیا جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اللہ والوں کے ساتھ موت کے بعد قرب کا حکم قرآنِ مجید کی متعدد آیات میں ہے اور اللہ تعالیٰ بندوں کو فرماتا ہے کہ یوں التجا کرو:

وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝

ترجمہ : اور ہماری موت اچھوں کے ساتھ کر۔ (پارہ ۴، سورہ آلِ عمران، آیت ۱۹۳)

اور یہی طریقہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا ہے سیدنا یوسف علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا قرآن مجید میں یوں ہے

تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝

ترجمہ : مجھے مسلمان اُٹھا اور اُن سے مِلا جو تیرے قربِ خاص کے لائق ہیں۔ (پارہ ۱۳، سورہ یوسف، آیت ۱۰۱)

اس طرح کی متعدد آیات ہیں جنکی تفصیل کی ضرورت نہیں یہ ان لوگوں کی غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے کافی ہیں کہ مرنے کے بعد کوئی بھی کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا خواہ وہ نبی ہو یا ولی انکا یہ کلیہ محض ضد اور مذہبی تعصب کی بناء پر ہے ورنہ قرآن مجید کے مضامین سے بڑھ کر کوئی دلیل نہیں لیکن اس کے باوجود فقیر چند دلائل احادیث اور آثار صحابہ اور اطوار اسلاف رضی اللہ عنہم پیش کر رہا ہے:۔

بزم فیضانِ اویسیہ
www.Faizahmedowaisi.com

احادیث مبارکہ:۔

۱۔ قال النبی (ﷺ) ادفنوا موتا کم وسط قوم الصالحین الخ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ، حضرت علی مرتضیٰ شیرِ خدا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث شریف مروی ہے کہ حضور پرنور (علیہ التحیہ و التسلیم) نے ارشاد فرمایا کہ اپنے اموات (فوت ہونے والوں) کو نیک اور صالح لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ فوت شدہ کو بُرے ہمسائے سے اس طرح تکلیف ہوتی ہے جس طرح زندہ کو بُرے ہمسائے سے تکلیف ہوتی ہے۔

(جامع الصغیر، جلد۱، صفحہ ۱۵، مطبوعہ بیروت۔ شرح الصدور، صفحہ ۴۴، طحطاوی، صفحہ ۳۷۶، مطبوعہ ایران)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم نور مجسم (ﷺ) نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اس دارفانی (دنیا) سے انتقال کر جائے تو اسے کفن اچھا دو اور اس کی وصیت جلد پوری کرو اور اس کی قبر گہری کھودو اور اس

کو بُرے پڑوسی سے علیحدہ رکھو۔

قیل یا رسول اللہ ھل ینفع جار الصالحفی الأخرة قال نعم قال کذالك ینفع فی الأخرة۔

ترجمہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یارسول اللہ (ﷺ) کیا نیک ہمسایہ آخرت میں بھی فائدہ ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا کیا دنیا میں فائدہ ہے؟ عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اسی طرح آخرت میں بھی فائدہ دیتا ہے۔ (سابقہ حوالہ جات)

ابوسلمۃ رضی اللہ عنہ سے مرفوع حدیث روایت ہے کہ اپنے فوت شدگان کو اچھا کفن دو، نوحہ (رونے)، وصیت میں تاخیر کرنے سے اور قطع رحمی سے میت کو تکلیف نہ دو۔

کما قال وعجلوا بقضاء دینہ واعدلوہ من جیران السوء۔

ترجمہ: چنانچہ فرمایا اور اس کا قرض بھی جلدی سے ادا کرو اور اس کو بُرے پڑوسی سے بچاؤ۔

(الصغیر، جلد ا، صفحہ ۱۵۔ شرح الصدور، صفحہ ۴۲)

فائدہ:۔

مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے روزِ روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ جو لوگ بوقت انتقال وصیت کرتے ہیں کہ مجھے فلاں ولی کے آستانہ میں دفن کیا جائے اسکی اصل اور دلیل یہی احادیث مبارکہ ہیں بلکہ یہ تو جلیل القدر اور مقبول درگاہِ رسالت مآب (علیہ التحیۃ والتسلیمات) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے ان کی دعائیں اور وصیتیں بھی یہی ہیں کہ ہمارا مدفن بھی مدینہ منورہ اور پہلوئے مصطفی (ﷺ) میں بنے۔

چند نمونے ملاحظہ ہوں:۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت:

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بوقت انتقال وصیت فرمائی کہ مجھے تجہیز وتکفین (آخری رسومات) اور نماز جنازہ کے بعد روضہ رسول خدا (علیہ التحیۃ والثناء) کے سامنے رکھ کر عرض کرنا یارسول اللہ (ﷺ) آپکا یارِ غار حاضر ہے اور آپکے پہلوئے مقدس میں دفن ہونے کی تمنا لایا ہے کیا اجازت ہے؟ اگر اجازت مل جائے تو صحیح ورنہ جنت البقیع میں دفن کردینا چنانچہ حسب وصیت آپکو غسل کفن دیکر نماز جنازہ پڑھ کر گنبدِ خضرا کے سامنے رکھ دیا گیا اور حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا نے عرض کیا "یا رسول اللہ ھذا ابوبکر یستاء ذن" یارسول اللہ (ﷺ) آپ کے رفیقِ غار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حاضر

ہیں آپکے پہلو مقدس میں دفن ہونے کی اجازت مانگتے ہیں (اور انسان العیوان میں ہے کہ) ''وکان الباب مغلقا بقفل''

ترجمہ: روضہ رسول (ﷺ) کے دروازے کو تالا لگا ہوا تھا۔

حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا فرماتے ہیں کہ میں نے ابھی یہ کلمات مکمل نہیں کیے تھے ''سقط القفل و النفتح الباب'' کہ تالا کھل کر گر گیا اور دروازہ کھولنے والا نظر نہیں آتا تھا اور اندر سے آواز آئی دوست کو دوست سے ملا دو اور دوست دوست کی ملاقات کے لیے مشتاق ہے۔ایک روایت میں ہے جو اندر سے آواز آئی وہ کلام فصیح یہ تھا ''ادخلوہ و ادفنو عزو کرامۃ'' کہ میرے دوست کو اندر لاؤ اور عزت اور تعظیم سے دفن کر دو۔

(کنز العمال, ص۱۵۳۸، ج ۱۲، العتیق، انسان العیون، ج ۳،ص ۳۹۵، مطبوعہ بیروت، لبنان۔ شواہد النبوۃ، ص ۲۰۰، مطبوعہ استنبول، جمال اولیاء، ص ۲۹، مصنف اشرف علی تھانوی، تفسیرِ کبیر وغیرہ)

۲۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ ایزدی (اللہ تعالیٰ) میں ایسی دو باتوں کی استدعا (التجا) کی جو اپنی اپنی نوعیت میں منتہائے (انتہائی) فضیلت کی تھیں۔ (۱) شہادت (۲) موت مدینہ منورہ میں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ آپ نے بدیں الفاظ بارگاہِ خداوندی میں دعا مانگی۔

''اللھم ارزقنی شھادۃً فی سبیلك و اجعل موتی فی بلد رسولك''۔

ترجمہ: اے اللہ مجھے شہادت نصیب فرما اور حبیب محمد مصطفیٰ (ﷺ) کے شہر (مدینہ منورہ) میں موت نصیب فرما۔

(بخاری، جلد ۱، صفحہ ۲۵۳)

فائدہ:۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے یہ دعا مانگی اے اللہ مجھے اپنے محبوب کے شہر مدینہ منورہ میں موت دے۔ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عام و خاص مکان و وقت میں انتقال کرنا اور دفن ہونا برابر نہیں جیسا کہ ایک ہی عبادت ہو تبدیلِ مکان و زمان سے ثواب میں ترقی و اضافہ ہو جاتا ہے، دیکھیں ایک یہ نماز ہے اگر گھر میں پڑھیں تو اس کا ثواب کچھ ہے اگر مسجد میں با جماعت پڑھیں تو ستائیس نماز کا ثواب ہے وہی نماز ہے اگر جامع مسجد، مسجد حرام یا مسجد نبوی (ﷺ) میں ادا کریں تو اور بھی زیادہ ثواب ہے اسی طرح اگر موت متبرک مکان یا وقت میں آئے تو یہ بھی عام مکان

یاوقت کے برابر نہیں بلکہ اس کا خود نبی کریم (علیہ التحیۃ و التسلیم) نے فرق بیان فرمایا ہے۔

امیر المومنین نے کہا اب میں امیر المومنین نہیں رہا اور عرض کرنا کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ دفن ہونے کی آرزو رکھتے ہیں کیا اجازت ہے اگر اجازت مل جائے تو ٹھیک ورنہ مسلمانوں کے قبرستان میں مجھے دفن کر دینا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا وہ جگہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی لیکن میں اپنی ذات پر عمر رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتی ہوں تمہیں اجازت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اجازت سن کر بہت خوش ہوئے۔

فائدہ:۔

ثابت ہوا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ دعائیں، وصیتیں اور آرزو رہیں کہ ہمارا مدفن متبرک مکان بنے جس طرح دنیا میں محبوب خدا (علیہ التحیۃ و التسلیم) سے جدا نہ ہوئے اسی طرح قبر اور آخرت میں بھی جدا نہ ہوں۔ (عمدۃ القاری، ج ۲۵۲، انسان العیون، ص ۳۶۵، جلد ۳)

تبصرہ اویسی غفرلہٗ:

نہ صرف شخصیات مقدسہ کے قرب کے دفن کی آرزو ہوتی بلکہ ان کے متعلقات کو ساتھ لے جانے کی تمنائیں ہوتیں۔ مثلاً:

۱۔حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وصیت:۔

اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے پاس ایسے تبرکات تھے جن کی نسبت محبوب خدا، سردار انبیاء و اولیا (علیہ التحیۃ و التسلیم) سے تھی تو ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے تبرکات کو قبر و کفن میں ساتھ رکھنے کو سعادت سمجھا چنانچہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں یہ تبرکات تھے:

"وکان عندہ ازار رسول اللہ ﷺ ورداوہ و قمیصہ وشئی من شعرہ و اظفارہ"۔

ترجمہ: رسول کریم (علیہ التحیۃ و التسلیم) کی چادر مبارک، قمیض، کچھ بال اور ناخن مبارک۔

آپ نے وصیت فرمائی میرا اس دار فانی (دنیا) سے انتقال ہو جائے تو قمیض مجھے پہنا دینا، چادر میں لپیٹ دینا، بال مبارک میرے منہ اور ناک میں رکھ دینا۔

"اجعلو القلامۃ مسحوقۃ فی عینی فعسی اللہ ان یرحمنی ببر کتھا"۔

ترجمہ: اور ناخن مبارک پیس کر (بطور سرمہ) میری آنکھوں میں ڈال دینا مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب لبیب،

صجناب احمد مجتبیٰ (علیه التحیة و الثناء) کے تبرکات کی برکت سے مجھ پر رحم فرمائے گا۔

(اکمال، صفحہ ۶۱۷، سیر اعلام۔ تاریخ السلام، وغیرہ وغیرہ)

۲۔ حضرت انس رضی الله عنه:۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چند بال مبارک تھے تو انہوں نے بوقت انتقال وصیت فرمائی تھی یہ بال مبارک میری زبان کے نیچے رکھ کر مجھے دفن کر دینا۔

عام قبرستان میں دفن ہونا یا ایسے قبرستان میں جہاں صالحین کے مزارات ہوں یکساں نہیں ہے۔ چنانچہ حضور اکرم شفیع معظم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا جس خطہ ارض میں میرے صحابی رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگا۔

"کان قائد هم و نورهم یوم القیامة وفی روایة فهو شفیع لاهل تلک الارض"

ترجمه: تو روز محشر ان لوگوں کے لئے میرا صحابی رضی اللہ عنہ ان کا قائد اور نور ہوگا ایک اور روایت میں ہے کہ روز محشر انکی شفاعت کریگا۔ (انسان العیون، ج ۲، ص ۵۸)

فائده:۔

معلوم ہوا کہ عام قبرستان میں دفن ہونا اور ایسے قبرستان میں دفن ہونا جہاں کسی صحابی رضی اللہ عنہ کا مزار ہو یکساں نہیں ہے۔ جس خوش نصیب کی قبر ایسے قبرستان میں ہو جہاں کسی صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مزار ہے تو اس کے لئے سرورِ دو عالم (علیه التحیة و التسلیم) نے خوش خبری سنادی ہے کہ میرا صحابی رضی اللہ عنہ اس کی شفاعت کریگا (کیونکہ وہ میرے صحابی کے قرب کے وجوار (جوار رحمت) میں آگیا ہے)۔

بزم فیضان اویسیه
www.Faizahmedowaisi.com

فقهاء کرام کا نظریه:۔

جو کچھ فقیر عرض کر چکا ہے وہی فقہاء کرام نے فرمایا چنانچہ (فتاویٰ عالمگیری، ص ۱۴۴، جلد ا، مطبوعہ بیروت لبنان، جوہرہ نیرہ، ص ۱۴۱، فتاویٰ رضویہ)، نیز دار العلوم دیوبندیوں کے مفتیوں نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے کہ نیک لوگوں کے مزارات کے قریب دفن کرنا افضل ہے چنانچہ ایک فتویٰ ملاحظہ ہو:

سوال: جو زمین قبرستان کی قیمت دے کر بد مذہب فرقہ اختیار تدفین کا رکھتا ہے اس میں معزز حنفی کو دفن کرنا جہاں شیعہ، ہیجڑے وغیرہ وغیرہ دفن ہوں کیسا ہے؟

جواب: بہ ضرورت درست ہے لیکن اگر قربِ صالحین نصیب ہو سکے تو اچھا ہے۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند، ج ۵، ص ۳۹۴، مکتبہ امدادیہ، ملتان)

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا کہ لفظ رحمت للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نہیں

بلکہ دیگر اولیاء، انبیاء اور علماءِ ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۱۸، مطبوعہ کراچی)

نوٹ:۔

جب اولیاء اور علماء پر لفظ رحمت للعالمین بول سکتے ہیں اور رحمت للعالمین کا معنی ہے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور قبر بھی ایک عالَم ہے۔تو معلوم ہوا کہ اولیاء اور علماء قبر والوں کے لئے بھی رحمت ہیں اور جس گناہ گار کی قبر ان کے قرب وجوار (جوارِ رحمت) میں آگئی وہ ان کی لئے بطریق اولیٰ (بہتر انداز سے) رحمت ہونگے۔اور مزید اسی صفحہ پر گنگوہی نے لکھا کہ مزارات اولیاء کاملین سے فیض ہوتا ہے مگر عوام کو اس کی اجازت دینا ہرگز جائز نہیں۔اور تحصیل فیض کا طریقہ کوئی خاص نہیں ہے جب جانے والا اہل ہوتا ہے تو اس طرف سے حسب استعداد فیضان ہوتا ہے مگر عوام میں ان امور کا بیان کرنا کفر وشرک کا دروازہ کھولنا ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۱۸)

آخری گزارش:۔

فقیر نے بطور اختصار معروضات پیش کئے ہیں۔اگر اس مضمون کو بڑھایا جائے تو ضخیم تصنیف تیار ہوسکتی ہے۔ لیکن طویل مضمون پڑھنے والے بہت کم رہ گئے ہیں۔عوام کی رہبری کے لئے اتنا کافی ہے۔فقیر نے عزیزم مولانا صاحبزادہ محمد رشید سبحانی اُویسی سلمہ ربہ کی خاطر یہ مختصر رسالہ لکھا ہے مولیٰ تعالیٰ بجاہِ حبیبہ المصطفیٰ (ﷺ) قبول فرما کر فقیر اور موصوف دونوں کے لئے موجب مغفرت اور عوامِ اسلام کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائے۔ (آمین)

بزم فیضان اویسیہ
www.Faizahmedowaisi.com

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان ۱۴۲۸ھ بروز جمعرات

☆......☆......☆